ملتے رہ گئے کہ مولانا صرف ان کی طرف ایک نگاہ ہی کر کے کرم فرمادیں۔ لیکن مولانا ان سب سے بے نیاز تھے محلوں کے بیچ میں ان کو اپنا سادہ بوریہ بستر ہی میں محلوں کی شان و شوکت کی خوشبو ملتی تھی۔ انہیں عیش و آرام اور جدید آسائشوں سے سجے دھجے شان و شوکت کے محلوں کے بجائے اپنی سادگی میں راحت و اطمینان نصیب تھا ان کی مسرت سادگی کی زندگی میں تھی اور یہ بات موجودہ دنیا میں صرف حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی ہی کی شخصیت میں پنہاں تھی۔ ایسی ہمہ جہت صفات شخصیت اب ہمارے درمیان میں نہ رہی ہے یہ کس قدر دکھ صدمہ اور اتھاہ غم کی بات ہے۔

اب اسے ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عالم اسلام کی بیسویں صدی کی سب سے بڑی اور سب سے اہم و بے مثال ہستی تھی جو بیسویں صدی میں پیدا ہوئی اور جسے بیسویں صدی نے ہی ہم سے چھین بھی لیا اور ہم سب روتے بلکتے ہی رہ گئے۔ ادارہ ندوۃ المصنفین عالم اسلام سے عالم انسانیت سے اس حادثۂ وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے جہاں میں دیدہ ور پیدا

☆☆☆

عزیز گرامی قدر اطال اللہ بقا   السلام علیم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے خط سے جس کی تاریخ کتابت صاف نہیں پڑھی گئی۔ رفیق گرامی قدر مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی کے صاحبزادہ نجیب الرحمٰن عثمانی کے انتقال کی اطلاع ملی۔ معلوم کر کے افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے عمر عافیت اور مفتی صاحب کے اخلاف زندگی اور صحت و توفیق میں برکت دے۔

دعاگو

ابوالحسن علی ندوی

☆☆☆